البتہ اتحاد بین المسلمین آپ کو بہت عزیز تھا، آپ کوشش کرتے کہ مختلف مسالک کے درمیان جو خلیج حائل ہے اسے اختلاف تک ہی محدود رکھتے ہوئے مخالفت، عناد اور نفرت تک نہ پہونچنے دیا جائے۔ حضرت محدث گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ تحقیق اور مباحثہ کو جائز مانتے تھے مگر اسلام کی حجامت بنانے اور دین میں کاٹ چھانٹ کرنے کو الحاد قرار دیتے تھے کیونکہ آپ شریعت سے سر مو انحراف برداشت نہ کرتے تھے۔

برصغیر کے تعلیمی اداروں کو بریلوی، دیوبندی امتیاز کے بغیر چندہ دینا آپ کا معمول تھا، حضرت شیخ الحدیث علامہ چشتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسودات میں تحریر فرماتے ہیں: ندوۃ العلماء لکھنؤ سے جاری شدہ ایک نوٹس نمبری ۱۱۳۳ مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۳۹ء دستیاب ہوا ہے، جسمیں لکھا ہے ''مبلغ پانچ روپے بابت چندہ اگست ۱۹۳۹ء، ہنوز مرحمت نہیں ہوا، براہ کرم جلد عنایت فرما کر شکر گذار کیجئے، از طرف سید عبدالعلی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ ندوہ سے بہتر طور پر دین اور علم سے لگاؤ رکھنے والے سنی ادارے، آپ کے مالی تعاون سے خوب فیضیاب ہوتے رہے۔ (ندوۃ العلماء کی شروعات تو مسلکِ اعتدال سے ہوئیں مگر بعد میں جانبداری کی طرف چل نکلا)

''مولانا تھانوی صاحب کا رجوع اور توبہ''

مولانا عبداللہ صاحب پرنسپل مدرسہ فاضل احمد پور شرقیہ نے مولانا مولوی محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت الشیخ المکرم والاستاذ المعظم علامہ گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ، سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل تھے، اس موضوع پر آپ کا رسالہ معائنہ بلا شیب (در مسئلہ علم غیب) موجود ہے جو آپ نے گھوٹہ میں اپنے استاد مولانا مولوی محمد جمال الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں تالیف فرمایا تھا، مگر جناب مولانا اشرف علی تھانوی صاحب علم غیب کے قائل نہ تھے، ان کا رسالہ بھی موجود ہے۔

ایک دن حضرت گھوٹوی نور اللہ مرقدہٗ جامعہ کی لائبریری میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ مولانا تھانوی صاحب کے انکار علم غیب کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے؟ تو آپ نے فوراً شیخ القلم مولانا صاحبزادہ حافظ محمد امین صاحب چیلاوہنی، جو لائبریری کے انچارج بھی تھے، ان کو فرمایا کہ گوجرانوالہ سے شائع ہونے والے ہفت روزہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی ست

شخصیت وافکار

شیخ الاسلام محدث گھوٹویؒ

یعنی

حضرت شیخ الاسلام علامہ غلام محمد محدث گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ
بانی شیخ الجامعہ (وائس چانسلر)
جامعہ عباسیہ بہاول پور

تالیف:

الشیخ پوتا، پروفیسر حافظ غلام نصیر الدین شبلی مہری

ناشر:

حضرت الشیخ الجامع اکیڈمی، ۲۳۵۔ جناح سٹریٹ
پیر خورشید کالونی، ملتان

شخصیت و افکار
شیخ الاسلام محدث گھوٹوی
یعنی
شیخ الاسلام علامہ
غلام محمد محدث گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ
از شیخ الجامعہ (بانی چانسلر)
جامعہ عباسیہ بہاولپور

10:55

drive.google.com

کے ہم خیال علماء کو تکفیر المسلمین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا تا کہ عوام کی توجہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے اور ہمارے مقاصد کی راہوں میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے باخبر لوگ پہلے بھی باخبر تھے اور اب بھی اس سے بے خبر نہیں۔

الزام: بریلوی اعلیٰ حضرت نے تکفیر مسلمین کا جو سبق شروع کیا تھا ان کے شاگردوں نے اس کی انتہا کر دی۔ جوش تکفیر ٹھنڈا کرنے کیلئے کتابوں کے انبار لگائے گئے۔

۱۔ قہر القادر علی الکفار اللیاڈر۔ (ملقب بہ لیڈروں کی سیاہ کاریاں)

۲۔ مسلم لیگ کی بخیہ دری۔

۳۔ احکام نوریہ شرعیہ بر مسلم لیگ۔ (مولوی حشمت علی خاں)

۴۔ الجواب السنیہ السوالات الیگیہ۔

۵۔ تجانب اہل سنت۔

۶۔ الدلائل القاہرہ علی النیاچرہ۔ (انصاف صفحہ ۲۳)

الجواب: نمبر ۱ سے لے کر نمبر ۵ تک کتابوں میں مسلم لیگ پر تنقیدہ کی گئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت کی اکثریت تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کی حامی تھی جبکہ چند ایک علماء و مشائخ اس کے مخالف بھی تھے جن میں مولانا حشمت علی خان مرحوم پیش پیش تھے۔ مگر انہوں نے پاکستان بننے کے بعد اپنے فتاوٰی سے رجوع کر لیا تھا توبہ کے بعد کسی شخص کو بدنام کرنے کیلئے اس کے سابقہ گناہوں کو منظر عام پر لانا جہالت کے سوا کچھ نہیں۔

تجاویز منظور کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس

منعقدہ ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء بمقام بنارس (انڈیا)۔
بموجودگی ہزارہا علماء و مشائخ و نمائندگان صوبہ جات ہند۔

ore Books

تین دیوبندی مولویوں کی مشترکہ تالیف

"انصاف" کا علمی و تحقیقی جائزہ

انوارِ احناف

بجوابِ انصاف

تالیف

ابو کلیم محمد صدیق فانی

تقریظ

استاذ العلماء محمد منشا تابش قصوری

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات